حدیث سرورِ کائنات

لَا عِبَادَةَ كَالتَّفَكُّرِ

(امورِ دینی میں) غور و فکر کرنے کے مثل کوئی عبادت نہیں

دعوتِ فکر و نظر

مؤلفہ

خادمِ قوم ڈاکٹر شجاعت علی بیگ

ملنے کا پتہ

دیوڑھی نواب شہاب جنگ مرحوم اعتبار چوک حیدرآباد دکن

ہدیہ ۵/

صرف ڈائیٹس مطبوعہ رفیق مشین پریس

۲۷ صفر ۱۳۷۵ھ

جنابِ رسالتمآبؐ کی فضیلتِ مطلقہ کے بارے میں نصوصِ متواترہ

نشان سلسلہ	آیاتِ قرآنی معہ ترجمہ
۱ تا ۱۳	نبوتِ مطلقہ حسبِ ذیل آیات سے ثابت ہوتی ہے ۱۔ یا ایہا النبی حسبک اللہ الخ ۲۔ یا ایہا النبی قل لمن فی ایدیکم الخ ۳۔ یا ایہا النبی جاھد الکفار الخ ۵۔ یا ایہا النبی اتق اللہ الخ ۶۔ یا ایہا النبی قل لازواجک الخ ۷۔ یا ایہا النبی انا جعلناک الخ ۸۔ یا ایہا النبی انا ارسلناک الخ ۹۔ یا ایہا النبی انا احللنا لک الخ ۱۰۔ یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات الخ ۱۱۔ یا ایہا النبی لم تحرم الخ ۱۲۔ یا ایہا النبی قل لازواجک وبناتک الخ ۱۳۔ یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء الخ
۱۴ و ۱۵	وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا الخ (سورۂ سبا آیت ۲۷) اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو (اے رسول) مگر کل آدمیوں کے لیے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔ وارسلناک للناس رسولا اور (اے رسول) ہم نے تم کو کل آدمیوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے (سورۂ نساء آیت ۷۹)
۱۶ و ۱۷	تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا (سورۂ فرقان آیت ۱) صاحب برکت ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کی تاکہ وہ تمام عالمین کو ڈرائے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (سورۂ انبیاء آیت ۱۰۷) اور (اے رسول) ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر رحمت بنا کر کل عالمین کے لیے۔
۱۸ تا ۲۸	رسالتِ مطلقہ وہ مقامات جہاں اپنے ساتھ اپنے رسولؐ کو بھی شریک فرمایا۔ ۱۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ الخ ۲۔ وللہ العزۃ ولرسولہ الخ ۳۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ ۴۔ ومن یعص اللہ ورسولہ الخ۔ ۵۔ الذین یؤذون اللہ ورسولہ الخ ۶۔ استجیبوا للہ وللرسول الخ۔ ۷۔ وینصرون اللہ ورسولہ الخ۔ ۸۔ اذا نصحوا للہ ولرسولہ الخ۔ ۹۔ فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ الخ۔ ۱۰۔ فامنوا باللہ ورسولہ الخ۔ ۱۱۔ ومن یتول اللہ ورسولہ۔
۲۹ ۳۰ ۳۱	ولایتِ مطلقہ۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین الخ۔ النبی اولی بالمومنین من انفسہم الخ۔ نبی مومنین پر اولیٰ بالتصرف ہے (سورۂ احزاب آیت ۶) یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین (سورۂ انفال آیت ۶۵) اے نبی تمہارے لیے اللہ کافی ہے اور مومنین میں سے وہ جو تمہاری اتباع کرتے ہیں (اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں المومنین سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں)
۳۲ و ۳۳	مُطاعِ مطلق۔ وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔ رسولؐ جو چیز لائے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اسے ترک کر دو۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الخ (سورۂ آل عمران آیت ۳۰) (اے رسولؐ) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ اللہ تم کو دوست رکھے۔
۳۴ و ۳۵	حضرتؐ اپنے خاندان والوں اور اہلِ بیت پر بھی مبعوث تھے۔ وانذر عشیرتک الاقربین الخ (اے رسولؐ) اپنے قرابتداروں کو ڈراؤ۔ وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیہا (سورۂ طٰہٰ آیت ۱۳۲) (اے رسولؐ) تم اپنے اہلِ بیت کو نماز کا حکم دو اور خود اس کی مشقتوں پر ثابت قدم ہو جاؤ۔
۳۶ و ۳۷	شہیدِ مطلق۔ ویوم نبعث فی کل امۃ شہیدا علیہم من انفسہم وجئنا بک شہیدا علیٰ ھٰؤلاء (سورۂ نحل آیت ۹۱) اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ ان کے لیے مقرر کریں گے۔ اور (اے رسولؐ) ان سب پر تم کو گواہ بنا کر لائیں گے۔ وکذٰلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا (سورۂ بقرہ آیت ۱۴۳) اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت مقرر کیا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسولؐ تم پر گواہ رہیں (تفسیر میں امت وسطہ سے مراد اہلِ بیت ہیں جو اپنی رعایا کے گواہ ہوں گے اور رسولؐ ان ائمہ کے بھی بروزِ قیامت گواہ ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

خاتم النبیین وآلہ الطیبین الطاہرین

میں اپنی قوم کے تعلیم یافتہ ذی شعور اور حق پسند افراد کو صرف ان چند صفحات کا مطالعہ فرما کر غور و فکر کرنے اور بعد تحقیق صحیح نتیجے پر پہنچنے کی دعوت دیتا ہوں تاکہ قوم سے مذہبی اختلافات دور ہو جائیں اور سب متحد ہو کر آپس میں شیر و شکر ہو جائیں اور اتفاق و اتحاد کی سازگار فضا میں قوم ترقی کر سکے۔ اس رسالے کی تحریر سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم کسی مسئلے کا صرف مسئلے کی حیثیت سے مطالعہ کریں ذاتیات پر نہ اُتر آئیں علمی تحقیق کریں اگر ہم پہلے ہی سے صحیح راستے پر ہیں تو شکر خداوند عالم بجا لائیں اور اگر کسی مسئلے میں ہم حق سے ہٹے ہوئے ہوں تو معلوم ہو جانے کے بعد اپنی اصلاح کر کے حق کو قبول کر لیں ہٹ دھرمی چھوڑ دیں اور یہ احساس دل سے نکال دیں کہ چونکہ ہمارے بزرگوں کے یہی خیالات رہے ہیں ان کا بھی دین یہی ہے لہذا ہم بھی بلا سوچے سمجھے اسی پر باقی رہیں گے تو گزر جائے گی۔ ہاں یہ سچ ہے یہاں تو سب کی گزر جائے گی لیکن ہمیں فکر کرنی ہے وہاں کی جہاں گزرے گی نہیں بلکہ جیسی حالت کی ہے

ویسی ہی ہمیشہ رہے گی۔ لہٰذا دین کے کسی مسئلے میں جو دنیاوی امور سے بڑھ کر غور و فکر کر کے اسے قبول کرنا چاہیے اس لیے کہ دین کی درستی و اصلاح سے دین و دُنیا دونوں کی فلاح و بہبودی ہے اور دین کی تباہی اور غلط راہروی سے دُنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے۔

تقریباً دو سال کے عرصے سے اس حقیر نے دیکھا کہ مجھ پر بے بنیاد الزامات عقائد کے سلسلے میں لگائے جا رہے ہیں بعض اخبار و رسائل میں اس قسم کے مضامین آچکے اور ہر سڑک پر گلی کوچوں میں بعض حضرات نے منبروں پر تک نام لے لے کر اس قسم کا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے کہ معاذ اللہ میں جناب امیر علیہ السلام کو گھٹانے والوں میں ہوں اذان سے حضرتؑ کا نام نکال دینے کا کوشاں ہوں۔ مقصر، دشمن علیؑ وغیرہ وغیرہ کے خطابات سُنتے سُنتے بیزار ہو کر آخر یہ خیال کیا کہ ان سارے الزامات کی وجہ کیا ہے اور یہ کس حد تک صحیح ہیں انہیں قوم کے سامنے پیش کر دوں تاکہ قوم کے انصاف پسند حضرات خود تصفیہ کرلیں۔ کسی پر بھی جو دل چاہے بہتان لگا دینا آسان ہے لیکن اس کا ثبوت مشکل ہے کیا کسی نے میری کوئی ایسی تقریر سُنی ہے یا ایسی تحریر دیکھی ہے جس سے معاذ اللہ شانِ مولائے متقیان کو خدا اور رسولؐ کے بتلائے ہوئے مرتبے سے نیچا کر کے میں نے دکھایا ہو۔ تقریباً سولہ سال سے یہ حقیر مدرسۂ جعفریہ میں مذہبی تعلیم دیتا ہے اور ہزارہا طلبا نے مجھ سے دینی تعلیم حاصل کی ہے کیا ان میں ایک بھی طالب علم ایسا ہے جو یہ بتلائے کہ مدرسہ مذکور میں کبھی بھی شانِ اہلِ بیتِ اطہار کو گھٹایا گیا یا مسئلہ مساوات کو چھیڑا گیا۔ مجھے صدہا بار اذان دیتے ہوئے ہزارہا افرادِ قوم نے سُنا ہے کیا ایک بھی ایسا گواہ پیش کیا جا سکتا ہے جو یہ گواہی دے کہ اس نے مجھے سُنا کہ میں نے اذان میں یا اقامہ سے عمداً یا سہواً ذکرِ ولایت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو ترک کر دیا ہو۔

بات دراصل یہ ہے کہ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ مسئلہ مساوات حضرتِ رسولؐ و حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں مجھے اُلجھا کر مومنین کو مجھ سے متنفر کر دیں تاکہ جو دینی خدمات میں بجالا رہا ہوں وہ ختم ہو جائیں، ان کے دلوں کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو۔ میں ہمیشہ اختلافی مسائل کے چھیڑنے سے گریزاں ہی رہا تاکہ قوم میں نیا فتنہ نہ کھڑا ہو جائے اس لیے کہ فتنے کے بارے میں ارشاد ہے کہ "فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہوتا ہے" لیکن ساتھ ہی یہ چاہتا ہوں کہ مسئلہ مساوات کے بارے میں سالہا سال تک تحقیق کرنے کے بعد میں جس نتیجے پر پہنچا میری قوم اس سے باخبر ہو جائے تاکہ میرے متعلق کوئی شک نہ رہے۔ جب کوئی اختلافی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو ہر صاحبِ عقل اس پر غور و فکر کر کے صحیح نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور مسئلہ جتنا زیادہ مشکل اور اہم ہو اُسے سمجھنے کے لیے اتنی ہی سعی بلیغ کی ضرورت ہوتی ہے اگر اپنی عقل کام نہ کر سکے تو حسب ارشاد رب العزت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی تم اہلِ ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو۔ اہلِ ذکر یعنی اہلِ بیتِ اطہار تک چونکہ بظاہر ہماری رسائی ناممکن ہے لہٰذا ان کے اقوال سے تمسک کرنا اور دریافت کرنا علماء سے جو کہ اہل الذکر کے وارث و جانشین ہیں۔ غرض یہ کہ ان سب مراحل کو طے کرنے کے بعد یہ حقیر جس نتیجے پر پہنچا اسے واضح طور پر بیان کر دینا چاہتا ہے تاکہ اس منزل میں کوئی تحقیق کرنا چاہتا ہو تو اسے از سرِ نو زحمت اُٹھانی نہ پڑے بلکہ ایک بنا بنایا ہموار راستہ مل جائے۔ اس مسئلے میں نہ تو ہمیں کسی سے بحث کرنی ہے اور نہ ان حضرات کو جو ہٹ دھرم ہیں اور اپنی ضد پر قائم ہیں راہِ راست پر لانے کی جان توڑ کوشش کرنی ہے۔ بلکہ صرف ایک ہی مرتبہ اعلائے کلمۂ حق کے لیے صرف یہی ایک رسالہ اس مضمون پر پیش کر دینا ہے اور دعوتِ فکر و نظر دینی ہے ہر شخص کو اختیار ہے

چاہے وہ اس کو پڑھ کر تحقیق کر کے صحیح نتیجے پر پہنچ جائے یا توجہ ہی نہ کرے ہم نے اپنے فریضۂ دینی و ایمانی کو پورا کر دیا اب اس کو منوانا ہمارا کام نہیں لا اکراہ فی الدین دین میں جبر و اکراہ نہیں ہے

مسئلہ مساوات کی بحث

مسئلہ توحید و عدل کے بعد اصولِ دین میں اگر کوئی اہم اصول ہیں تو وہ نبوت اور امامت معرفتِ رسولؐ اور معرفتِ امامؑ سب پر فرض کی گئی ہے چنانچہ بحار الانوار جلد دوم کے صفحہ ۱۹۲ میں علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے جو حدیث معتبر بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ سب سے افضل اور واجب تر فریضہ انسان پر خدا کی معرفت ہے اور اس کے لیے عبودیت کا اقرار ہے اور معرفتِ خدا کی حد یہ ہے کہ یقین کیا جائے اس بات کا کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی شبیہ ہے اور نہ اس کے لیے کوئی نظیر ہے اور اس کا بھی یقین ہونا چاہیے کہ خدا قدیم و ثابت ہے وہ فنا نہ ہوگا اس کے بعد معرفتِ رسولؐ واجب ہے اور ادنیٰ معرفتِ رسولؐ یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی نبوت کا اور ان چیزوں کا اقرار کیا جائے جو آنحضرتؐ لائے تھے یعنی قرآن یا اوامر و نواہی ان سب کو خدا کی طرف سے سمجھنا چاہیے اس کے بعد معرفتِ امام واجب ہے اور ادنیٰ معرفتِ امام یہ ہے انھیں درجۂ نبوت کے علاوہ نبی کے مساوی سمجھے اور نبی کا وارث سمجھے۔ حدیثِ مذکور میں ہر چیز کا واضح اور روشن بیان موجود ہے جس کے بعد کسی بحث کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی جب خود امام ہمامؑ کی یہ فرمائش ہے کہ انھیں درجۂ نبوت سے مستثنیٰ کر کے رسولِ اکرمؐ کے مساوی مانیں تو پھر یہ بحث کیوں حکم امامؑ کے خلاف چون و چرا کرنے کی جسارت ہوئی کیوں نہ ہم بھی وہی اعتقاد رکھیں جس کی

ہم سے فرمائش کی گئی۔ ہمیں صرف ادنیٰ معرفتِ امام حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اعلیٰ معرفت حاصل کرنے
کی تکلیف نہیں دی گئی اس لیے کہ بھلا ہم اور امام کے مرتبے کو کماحقہٗ پہچان سکیں جنہیں سوائے خدا
اور رسولؐ کے کوئی اور پہچان ہی نہ سکتا ہو پھر ہم دعویٰ کریں کہ ہم بھی ان کی اعلیٰ معرفت حاصل کر سکتے
ہیں سہ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ اپنی قیاس آرائیوں کو کام میں لا کر اگر ہم یہ کہنے لگیں کہ اعلیٰ معرفت
امام یہ ہے کہ وہ ہر طرح رسول کے بالکل مساوی ہیں نبوت اور صفاتِ خاصہ نبوت کے استثناء کی
کوئی ضرورت ہی نہیں (معاذ اللہ) تو پھر یہ بھی روا ہو سکتا ہے کہ رسول کی اعلیٰ معرفت یہ ہوگی کہ وہ خدا
ہیں (معاذ اللہ) صفاتِ ربوبیت کے مستثنیٰ کرنے کی کیا ضرورت۔ غرض یہ کہ یہ سب اعتقادات فاسدہ
ہیں جن سے ہمیں روکا گیا ہمیں اپنے حدود ہی میں رہنے کی تاکید کی گئی ان انوارِ مقدسہ الٰہی کے بارے
میں قیاس آرائیوں سے کام لے کر اپنی رائے کو دخل دینا ہمارے لائق نہیں مناسب تو یہی ہے کہ
انسان جتنا ہے اتنی ہی بات کرے۔ ہم اپنے نفس کو کماحقہٗ نہیں سمجھ سکتے تو پھر خدائے تعالیٰ کی اعلیٰ
مخلوق کو پوری طرح سمجھ لینے کا دعویٰ کس طرح زیبا ہو سکتا ہے۔ ہمیں ان کے مراتب کے بارے میں صرف
اتنے ہی امور پر اکتفا کرنی چاہیے جتنا کہ خود ان حضرات نے ہمیں سمجھا دیا ہے اپنے عقلی گھوڑے دوڑانا اس
میدان میں جہاں پر جبرئیل کی رسائی نہ ہو سکے، اپنے بنائے ہوئے خود ساختہ اعتقادات کو پیش کرنا
مقابل میں آیاتِ قرآنی اور احادیثِ معتبرہ کے کیا یہی دین داری ہے اسی کو محبتِ اہلِ بیت کہتے ہیں
اسی کا نام ایمان کا کمال ہے؟ اگر ہم ایسا سمجھ کر اپنے آپ دل میں خوش ہوں تو کیا اس سے ضرور ہے کہ
خدا اور رسولؐ اور ائمہ اطہار بھی راضی ہو جائیں گے جب کہ خود ان کے حکم کی صریح مخالفت کی جا رہی ہے
جب خود جناب امیر علیہ السلام کا ارشاد جو بحار الانوار جلد ہفتم صفحہ ۲۸۴ پر موجود ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک

ہو جائیں گے اور مجھ پر اس کا کوئی گناہ نہیں ایک وہ محب جو میرے رتبہ سے مجھے بڑھا دیں اور دوسرے وہ بغض رکھنے والے جو مجھے میرے رتبہ سے گھٹا دیں۔ یہاں اعتراض کرنے والے امام پر بھی اعتراض کرنے سے نہیں چوکیں گے یہ کہہ اٹھیں گے کہ بھلا جب ہمیں حضرتؑ کی حد ہی نہیں معلوم تو بڑھانا اور گھٹانا کیا معنی رکھتا ہے۔ تو ہم اسے یوں صاف کئے دیتے ہیں کہ یہاں حد سے مراد حضرتؑ کی وہ حدیں نہیں ہیں جن کا صرف خدا اور رسولؐ کو علم ہے بلکہ وہ حدیں مراد ہیں جو عقل انسانی میں آسکتی ہیں جن کو خود ان ہی حضرات نے بتلا دیا ہے اور ان سے تجاوز کرنے سے روکا اور منع فرمایا ہے جسے نہ مان کر حدود سے متجاوز ہو جانے والے کی ہلاکت کی خبر دی ہے اگرچہ وہ از روئے محبت ہی ایسا کیوں نہ کرے۔ اس کے محب ہونے سے انکار نہیں فرمایا ہے بلکہ محب ہونے کے باوجود حد سے تجاوز کرنے پر بے دین و گمراہ ہو جانے اور جہنّم میں جانے کو ظاہر فرمایا ہے۔ صاف صاف فرما دیا ہے لا ترفعونا فوق حدنا ہمیں ہماری حدوں سے نہ بڑھاؤ۔ خدائے تعالیٰ کلام مجید میں فرماتا ہے لا تغلوا فی دینکم تم اپنے دین میں غلو (یعنی حد سے تجاوز) نہ کرو۔ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں (ملاحظہ ہو بحار الانوار جلد ہفتم صفحہ ۳۳۸) کہ جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا یا علیؑ تمھاری مثال میری اُمت میں عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی سی ہے کہ (ان کے بارے میں) ان کی قوم کے تین فرقے ہو گئے ایک مومنین کا فرقہ جو اُن کے حواری تھے دوسرے اُن کے دشمنوں کا فرقہ اور وہ یہودی تھے اور ایک غالیوں کا فرقہ جو ان کے بارے میں غلو کر کے ایمان سے خارج ہو گیا اور یقیناً میری اُمت بھی تمھارے بارے میں تین گروہوں میں متفرق ہو جائے گی۔ ایک وہ فرقہ جو تمھارے شیعہ ہوں گے اور وہی مومنین ہوں گے اور ایک تمھارے دشمنوں کا فرقہ اور وہی شک کرنے والے ہوں گے

اور ایک غالیوں کا فرقہ جو تمھارے بارے میں غلو کرے گا اور وہی انکار کرنے والے ہوں گے اور اے علیؑ تم جنت میں ہوں گے تمھارے شیعہ بھی شیعوں کے محب بھی (جنت میں ہوں گے) اور تمھارے دشمن اور غالی جہنم میں ہوں گے۔

اور فرمایا امیر علیہ السلام نے کہ میں غالیوں سے بری ہوں جس طرح عیسیٰ ابن مریمؑ نے نصاریٰ سے برات کی تھی خداوندا تو انہیں (غالیوں کو) ہمیشہ کے لیے مخذول کر (یعنی چھوڑ دے) اور کبھی بھی ان میں سے کسی ایک کی بھی نصرت نہ فرما (بحار الانوار جلد ہفتم ص ۳۳۸) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ لا تضعوا علیاً دون ما وضعہ اللہ ولا ترفعوہ فوق ما رفعہ اللہ۔ علی علیہ السلام کو خدا نے جس مقام پر رکھا ہے اس سے انہیں گھٹا نہ دو اور نہ انہیں بڑھا دو (اس حد سے) جہاں تک خدا نے انہیں رفعت دی ہے۔ (بحار الانوار جلد ہفتم ص ۳۴۴) ان معتبر احادیث سے کیا یہ بات صاف ظاہر نہیں ہوتی کہ خود ان حضرات نے ہماری عقل کے مطابق اپنی حدیں ہمیں سمجھا دی ہیں اور ان سے تجاوز کرنے کو منع فرمایا ہے تو پھر یہ عقل و فکر کی آزادی کیا ہمیں میدانِ ضلالت میں نہیں پہنچا دے گی۔ جب خود جناب امیرؑ نے اپنے آپ کو نبی کہنے سے منع فرمایا ہے اور اسے کفر قرار دیا ہے تو اب اگر کوئی یہ کہے کہ معاذ اللہ یہ چودہ حضرات سب کے سب بالکل برابر ہیں ان میں ہر ایک نبی و رسول بھی ہے تو کیا آیت خاتم النبیین کی تکذیب نہ ہوگی اور اور ان تمام احادیث کو جھٹلانا نہ ہوگا جن میں صراحت فرما دی گئی ہے کہ نبوت جناب رسالتمآبؐ پر ختم ہو چکی لا نبی بعدی، میرے بعد کوئی نبی نہیں کی متواتر حدیث کے پھر کیا معنی ہوں گے۔ نہج البلاغۃ (صفحہ ۱۰۴ حصہ اول) میں واضح طور پر یہ ارشاد جناب امیر المومنین علیہ السلام موجود ہے "قسم خدا کی اگر میں چاہوں تو تم میں سے ہر شخص کو اس کے مخرج اس کی منزل اور اس کے تمام حالات سے خبر دے سکتا ہوں

لیکن میں ڈرتا ہوں (اَن تکفر وافی بزسولُ اللہ) اس سبب سے کہ کہیں میرے بارے میں کافرنہ ہو جائیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نہ سمجھ بیٹھیں۔" مولانا سید فیض حسن صاحب قبلہ حیدرآبادی اعلی اللہ مقامہٗ کی مولفہ کتاب عین الیقین میں جو زبان اُردو میں ہے اور کتب خانہ حیدری میں بھی مل سکتی ہے، کتب معتبرہ شیعہ سے حوالوں کے ساتھ ایسی پینتالیس حدیثیں لکھی گئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت آنحضرتؐ پر ختم ہو گئی آپ کے زمانے میں اور آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں چنانچہ اعاظم مجتہدینؒ عراق رضوان اللہ علیہم سے حسب ذیل سوالات کئے گئے تو جو جوابات مرحمت ہوئے ان کے فتاویٰ کو ذیل میں درج کیا گیا ہے:۔

سوال ۔ حضرت رسولِ خدا محمد مصطفٰےؐ آیا خاتم الانبیاء و خاتم المرسلین ہیں یا نہیں آیا نبوت و رسالت ہر دو آنحضرتؐ پر ختم ہوئے یا نہیں۔

جواب ۔ ۱۔ آقا سید کاظم الطباطبائی اعلی اللہ مقامہٗ مجتہد اعلم نجفِ اشرف ۔

حضرت محمد مصطفٰےؐ پر رسالت و نبوت ختم ہو چکی اور کوئی بھی چاہے وہ ائمہ ہی کیوں نہ ہوں نبی اور رسول نہیں تھے اور نہ کوئی نبی اور رسول ہونے والا ہے۔

" ۲۔ آقا سید ابوالحسن الموسوی الاصفہانی اعلی اللہ مقامہٗ مجتہد اعلم نجفِ اشرف ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ہاں جناب رسولِ خدا حضرت محمد مصطفٰےؐ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔

" ۳۔ آقا سید علی ابن محمد الرضوی مجتہد نجفِ اشرف اعلی اللہ مقامہٗ۔

بسم اللہ تعالیٰ یہ ضروریات دینِ مبین ہے کہ حضرت رسالت پناہ جناب محمدؐ ابن عبداللہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور آپؐ کے بعد تا روزِ قیامت کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

" ۴۔ آقائی علی الخراسانی مجتہد اعلی اللہ مقامہٗ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہاں یہ ضروری ملت و دینِ اسلام ہے کہ حضرت محمدؐ ابن عبد اللہ خاتم الانبیا و مرسلین ہیں اور نبوت و رسالت ہر دو حضرتؐ پر ختم ہوئیں حضرتؐ کے بعد کوئی دوسرا نبی اور رسول نہ ہوا نہ ہے، اور نہ ہوگا۔

۵۔ مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ اعلی اللہ مقامہٗ۔

بہ نصِ قرآنی جنابِ رسالتمآبؐ خاتم النبیین ہیں۔ مخالف اس کا منکرِ قرآن ہے۔

۶۔ مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ مجتہد لکھنؤ۔

باسمہ سبحانہٗ جنابِ رسالتمآبؐ خاتم الانبیاء و خاتم المرسلین ہیں ان پر نبوت و رسالت کا خاتمہ ہو گیا واللہ یعلم۔

۷۔ مولانا محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ۔

باسمہ سبحانہٗ تعالیٰ البتہ اعتقاد کل مسلمانوں کا یہی ہے کہ آنحضرتؐ سید المرسلین و خاتم النبیین ہیں وما محمدؐ الا رسول، وخاتم النبیین، وما ارسلناك الا رحمة للعالمین یا ایہا النبی جاھد الکفار یا ایہا الرسول وغیرہ آیاتِ کثیرہ اس مطلب پر دال ہیں اور براہین قاطعہ سے یہ امر ثابت و مبرہن ہے۔

۸۔ مولانا سید ظہور حسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ مجتہد لکھنؤ۔

باسمہ سبحانہٗ و تعالیٰ بے شک حضرت رسولِ خدا خاتم الانبیاء و خاتم المرسلین ہیں اور آپ پر نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے واللہ یعلم۔

سوال ۲۔ آیا یہ اعتقاد کفر ہے یا موافق دینِ اسلام کہ حضرت رسولِ خدا خاتم المرسلین نہیں تھے بلکہ

اثنا عشر (دوازدہ امام) یا کوئی اور بھی نبی اور رسول تھے۔

جواب۔ ۱۔ آقا سید کاظم الطباطبائی اعلی اللہ مقامہٗ مجتہد اعلم نجف اشرف۔

ائمہ میں سے ایک بھی یا غیر ائمہ میں سے کوئی بھی نبی اور رسول نہیں تھے اور نہ کوئی ہوں گے بلکہ حضرات ائمہؑ حضرت رسولؐ کی امت میں تھے۔ اس قسم کے اعتقادات مخالف اسلام ہیں اور کسی مسلمان کو نہیں چاہیئے کہ گمراہوں اور گمراہ کنوں کے اقوال فاسدہ کو سن کر اپنے لیے ہمیشہ کا گھاڑ خرید لے بلکہ اس قسم کے اقوال کا نقل کرنا اور مجالس و محافل میں ان کا ایک دوسرے سے تذکرہ کرنا کفر کی اعانت کرنا ہے۔ اور اسلام کا فاسد کرنا ہے سوائے اس صورت کے کہ رد کرنے کی غرض ہو۔

۲۔ آقا سید ابوالحسن الموسوی الاصفہانی اعلی اللہ مقامہٗ مجتہد اعلم نجف اشرف۔

اگر کوئی شخص آنحضرتؐ کے بعد کسی اور کی نبوت و رسالت کا معتقد ہو اگرچہ امیر المومنین علیہ السلام یا باقی ائمہؑ میں سے کسی کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتا ہو یا غیر ائمہ کے بارے میں تو ایسا شخص کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے فقط

۳۔ آقا سید علی ابن محمد الرضوی اعلی اللہ مقامہٗ مجتہد نجف اشرف۔

اس مطلب کا معتقد مضل و ضال (گمراہ اور گمراہ کن) ہے۔ خدا پناہ میں رکھے جن و انس کے شیطانی وسوسوں سے کہ مٹھی بھر اہل حق مسلمانوں کے ایمان کے پر پیچ ڈاکو بن گئے ہیں خداوند عالم ان کی ہدایت کرے یا ان کو بندگان خدا کے درمیان سے اٹھا لے تاکہ مسلمانوں کا دین و ایمان محفوظ رہے۔

جمہور علمائے شیعہ کس حد تک مساوات کے قائل ہیں

مذکورہ بالا سوالات اور ان کے جوابات ملاحظہ فرمانے کے بعد یہ امر واضح ہو گیا ہوگا کہ حضرات ائمہ اطہار نبی یا رسول نہ تھے بلکہ نبوت و رسالت حضرت ختمی مرتبتؐ پر تمام ہو چکی۔ حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ نبوت، رسالت، امامت اور ولایت اور خاتمیت کے مناصب پر فائز تھے لہذا نبوت خاتمیت اور رسالت حضرتؐ پر ختم ہونے کے بعد آپ کے اوصیاء کو جو آپ کی فرع ہیں منصب امامت اور ولایت بہ حیثیت حضرتؐ کے نائب ہونے کے بارگاہِ احدیت سے سرفراز ہوئے لہذا نبوت و خصائص نبوت کو علیحدہ کرنے کے بعد باقی اوصافِ کمالیہ میں ائمہ اطہار آنحضرتؐ کے مساوی تھے اور یہی معنی ہیں اولنا محمد اوسطنا محمد اخرنا محمد اور کلنا محمد کے۔ اگر اس حدیث سے ہر امام کو ہر حیثیت سے رسالتمآبؐ کے مساوی سمجھا جائے تو نبوت و خصائص نبوت کا بھی ہر امام میں ماننا ضروری ہوگا اور یہ خلاف حقیقت ہے اس لیے کہ ائمہ اطہار میں سے کسی ایک نے بھی نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ ایسا کہنے والے کو دین سے خارج فرمایا ہے تا دمِ آخر آنحضرتؐ ہی کی شریعت پر عمل فرماتے رہے اور یہی کہتے کہتے دنیا سے تشریف لے گئے "بسم اللہ و باللہ و علیٰ ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (ملاحظہ ہوں واقعات ضربت اور عصر عاشور)۔ نبوت و رسالت کے علاوہ خلقتِ نورانیہ، طینتِ پاکیزہ، تمام خلق پر جانشین رسولؐ ہونے کی حیثیت سے حاکم و اولی بالتصرف ہونا، معصوم ہونا، علوم لدنی کا قبلِ ولادت ہی سے عالم ہونا غرضکہ ان تمام صفات میں اور ان کے علاوہ دیگر صفات کمال میں یہ حضرات جناب رسالتؐ پناہ کے برابر کے شریک اور مساوی ہیں اور اسی اتحاد کے اظہار کیلئے خلاق عالم نے قرآن مجید میں

انفسنا و انفسکم فرمایا ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بارگاہ رب العزت سے نفس رسول کا خطاب ملا۔ اور نفس رسول سے جمہور علمائے شیعہ نے یہی مراد لی ہے کہ نبوت و خصائص نبوت کے استثناء کرنے کے بعد جو صفات و کمالات باقی رہ گئے ان سب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام جناب رسالتمآب کے مساوی ہیں۔ چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ بحار الانوار جلد نہم باب آیت مباہلہ صفحہ ۲۳۶ میں تحریر فرماتے ہیں جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:- جب یہ ثابت ہو چکا کہ مراد نفس رسول سے اس آیت میں حضرت علی ہی ہیں اور حقیقی نفس مراد ہونا نہیں ہے کیونکہ دو نفس کا ایک ہو جانا محال ہے اور کل مجازوں میں حقیقت سے قریب تر دونوں بزرگواروں کا صفات و کمالات میں شریک ہونا ہے اور نبوت بہ وجہ دلیل خارج ہو گئی پس سوائے نبوت کے تمام صفات و کمالات باقی رہ گئے اور ان ہی میں سے وجوب طاعت اور سیاست عامہ اور غیر پر فضیلت اور تمامی فضائل (ختم ہوئی عبارت بحار الانوار)

لہذا ائمہ اطہار میں سے ہر ایک کے محمد ہونے کے یہی معنی ہوئے جن کی علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے صراحت فرمائی۔ اس بات کے ثبوت کے لیے کہ اس امر پر علمائے شیعہ کا اجماع ہے اور کسی ایک عالم و مجتہد کو بھی اختلاف نہیں ہم ذیل میں چند اکابر علماء و مجتہدین کے ارشادات و فتاوی پیش کر رہے ہیں۔

فتوی - ۱- حضرت صدر العلماء مولانا سید غلام حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ مجتہد حیدرآباد دکن

ائمہ معصومین علیہم السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے قطعاً جمیع کمالات و شرائط و صفات و مراتب میں بغیر نبوت و رسالت کے مساوی تھے بہ نص آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و آثار و اخبار امامیہ و اجماع محقق محققین علماء مذہب اثناعشریہ اور جو شخص بہ استثناء مذکور تمام مدارج و مراتب میں خاتم النبیین کے مساوی نہ جانے وہ شیعہ اثناعشری نہیں ہے کیونکہ منکر نص صریح صحیح انفسنا و انفسکم ہے اور منکر آیہ قرآن خارج از ایمان

بلکہ اسلام ہے (ملاحظہ ہو نفس المساوات صفحہ ۷۶)

۲۔ مولانا سید نثار حسین صاحب قبلہ المعروف بہ سید آقا صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ حیدرآباد دکن

مذہب شیعہ کے جمیع علماء محققین نے (جہاں اس آیت کی تفسیر کی ہے) لکھا ہے کہ نفس حضرت رسولؐ جناب امیر علیہ السلام ہیں جب یہ حسب قواعد مقررہ دو نفس کا ایک ہونا محال ہے تو ضرور ہوا معنی حقیقی کو ترک کر کے معنی مجاز کو لیں اور معنی مجاز جب متعدد ہوں تو اس معنی کو لیں یعنی جو حقیقی سے زیادہ قریب ہو معنی مجاز نفس جو زیادہ قریب نفس سے ہے وہ مساوی ہونا ہے حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ کا کمالات و درجات و فضائل میں سوائے استثناء کے الخ (نفس المساوات صفحہ ۶)

(قول مؤلف) ان دونوں جلیل القدر علماء کے ارشادات سے بھی واضح ہو گیا کہ یہ حضرات بھی مساوات مطلقہ کے ہرگز قائل نہ تھے جیسا کہ مشہور کیا گیا تھا بلکہ نبوت و رسالت کو استثناء کر کے باقی تمام صفات میں مساوات کے قائل تھے اور یہی کل علمائے شیعہ کا مذہب ہے۔ لہذا کوئی اختلافی صورت باقی ہی نہیں رہی

فتاویٰ مجتہدین لکھنؤ دربارہ مساوات

۳۔ حضرت ناصر الملۃ والدین مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ مجتہد اعظم

بجز نبوت و خصائص نبوت ہر فضیلت کلیہ میں مساوی ہیں واللہ العالم۔

۴۔ حضرت نجم الملۃ مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ مجتہد اعظم

مرتبۂ نبوت اور لوازم و خصوصیات نبوت جناب رسالتمآب کے ساتھ مخصوص ہیں اس کے علاوہ جو فضائل جلیلہ و مناقب جمیلہ و مدارج عالیہ و مراتب متعالیہ جناب رسالتمآبؐ کو حاصل تھے حضرات ائمہ طاہرین

بھی حاصل تھے یہ حضرات ضیائے مشکوٰۃ نبوت وشعاعِ آفتابِ رسالت ہیں لیکن درجہ نبوت رسالتمآبؐ ہی کے ساتھ رہا ہے یہ حضرات اس درجے میں آپ کے شریک یا مساوی نہیں ہوئے۔

۵۔ حضرت ظہور الملۃ مولانا سید ظہور حسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ مجتہد۔

وصفِ رسالت و نبوت کے علاوہ باقی اوصافِ کمالیہ میں حضرت امیر المومنینؑ کے لیے حضرتِ رسولِ خداؐ کے ساتھ مساوات کا درجہ ہے۔

۶۔ مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ مجتہد۔

جناب امیر علیہ السلام علاوہ نبوت کے باقی صفات میں مساوی رسولؐ ہیں اور نفسِ رسولؐ کے یہی معنی ہیں کہ علاوہ نبوت کے باقی صفات میں مساوی ہیں۔

۷۔ مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ (پدر عالی مقدار مولانا کلبِ عابد صاحب قبلہ مدظلہ العالی)

سوائے مرتبۂ نبوت و رسالت کے دیگر اوصاف عصمت و طہارت، علم و حکمت، شجاعت و سخاوت وغیرہ وغیرہ میں مساوی ہیں۔

جب نبوت و خصائصِ نبوت کو مستثنیٰ کریں تو حضرت رسالتمآبؐ ائمہ اطہارؑ سے افضل ہیں

اس امر میں بھی تمام جمہور علماء و مجتہدین شیعہ متفق ہیں کہ اگر من حیث المجموع نبوت اور خصائصِ نبوت کو مستثنیٰ کئے بغیر دیکھا جائے تو ہر طرح جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جناب امیر المومنین علیہ السلام پر اور دیگر ائمہ اطہارؑ پر اور ساری کائنات پر فضیلت حاصل ہے اس سلسلے میں جو آیات و احادیث موجود ہیں ان میں سے بہت کچھ اس حقیر نے اپنی حالیہ تالیف فضائلِ سرورِ کائناتؐ (نو حصے ہیں جو

عشرۂ اولیٰ ماہِ محرم سنہ ۶۷ھ کی مجالس میں تقسیم کیے گئے) میں حوالوں کے ساتھ درج کیے جن کا خلاصہ یہ ہے اور یہی فضائل وخصوصیات جنابِ سرورِ کائناتؐ کی ائمۂ اطہار پر فضیلت کا باعث ہیں واللہ یعلم۔

(۱) آنحضرتؐ اول مخلوق ہیں عالمِ انوار میں آپؐ کا نورِ مبارک جنابِ امیر المومنین علیہ السلام کے نورِ منور ومطہر سے ۸۰ ہزار برس قبل خلق ہوا اور اپنے خالق سے عالمِ انوار میں کسبِ فضائل وکمالات کرتا رہا اس کے بعد حضرتؐ کے نور سے جو اصل تھا بطور فرع کے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا نور اور دیگر ائمۂ اطہار کے انوار خلق ہوئے۔ (ملاحظہ ہوں احادیث بحار الانوار جلد ہفتم میں باب بدو ارواحہم و انوارِھم وطینتہم علیہم السلام وانہم من نور واحد) جب عطا کرنے اور سکھانے والا مستجمع جمیع صفاتِ کمالیہ ہو قادر علی الاطلاق ہو اور ان کا اخذ کرنے والا علت غائی کائنات نور اول عقل اول مخلوق کامل ہو تو اسی ہزار سال میں (اور وہ بھی آخرت کے سال) کیا کچھ نہ حاصل کیا ہو گا کیا اتنے سالہ فضائل وکمالات ۸۰ ہزار سال بعد بطور فرع خلق ہونے والے انوار سے اس نور اول کو افضل قرار دینے کے لیے کافی نہ ہوں گے عالم انوار ہی سے آنحضرتؐ کے نور کو صفاتِ نبوت ورسالت سے ممتاز فرمایا اور حضرت امیر المومنینؑ کو وصایت اور ولایت کے صفات عطا ہوئے جہاں ربوبیت کا میثاق لیا تو سب سے پہلے حضرت رسالتؐ پناہ کے نور نے اقرار کیا بعد اس کے نورِ امیر المومنین علیہ السلام اور انوار ائمہ طاہرین نے، اور اس طرح جنابِ رسالتمآبؐ اسلام وایمان لانے میں بھی سابق ہی ہیں۔
جب آنحضرتؐ کی نبوت اور رسالت کا اقرار لیا گیا تو سب سے پہلے آنحضرتؐ پر ایمان لانے والی ہستی نورِ اقدس حضرت ولایت مآبؑ کی تھی اور اس عالم ظاہر میں جب آپؐ نے مبعوث ہونے کے بعد اپنی نبوت کا اظہار فرمایا تو سب سے پہلے اس دنیا میں بھی آپ پر ایمان لانے والے اور آپ کی تصدیق کرنے

والے حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہی تھے۔ لہذا جس پر ایمان لایا جائے اور جو ایمان لانے والا ہو وہ دونوں مساوی نہیں ہو سکتے۔

(۲) حضرت محمد مصطفیٰ بارگاہِ احدیت سے پانچ مناصب جلیلہ پر فائز تھے نبوت، رسالت، امامت، ولایت اور خاتمیت۔ حضرت کی نبوت دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوتوں کی طرح محدود افراد کے لیے اور زمانہ محدود تک نہ تھی بلکہ آپ کُل کائنات کے نبی ہیں جب سے کہ کائنات خلق ہوئی اور تا قیام قیامت آپ کی نبوت برقرار رہے گی اولادِ آدم سے کوئی فرد بشر ایسا نہیں جس کے آپ نبی نہ ہوں اور اسی کو نبوتِ مطلقہ کہتے ہیں تمام ملائکہ جن وانس غرضکہ تمام مخلوقات ان کی ابتدائے خلقت سے تا آخر سب کے آپ بلا استثنا نبی ہیں تمام انبیاء اور اوصیاء اور ان کی تمام اُمتیں سب آپ کی اُمت میں داخل ہیں اسی طرح سے آپ کی رسالت بھی رسالتِ مطلقہ ہے یعنی آپ بلا استثناء احدے کل عالمین کے رسول ہیں، بشیر و نذیر ہیں اور کُل عالمین کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔ آپ کی امامت بھی امامت مطلقہ ہے یعنی آپ کُل کائنات کے امام ہیں کوئی فرد بشر ایسا نہیں جس کے آپ امام نہ ہوں بلکہ تمام انبیاء، اوصیاء سب کے سب حضرتؐ کے ماموم ہیں اور آپ ان کے مقتدا اور امام ہیں ان حضرات کی حیثیت اُمتِ وسط کی ہے جو اپنی اپنی اُمتوں اور رعایاؤں کے امام ہیں اور حضرت ان سب کے نگران و شاہد ہیں اور نصِ قرآنی کی رو سے حضرت رسالتمآب ان اماموں کے بھی شہید ہیں اور امام الائمہ ہیں۔ آنحضرتؐ کی ولایت بھی ولایت مطلقہ ہے یعنی آپ کُل عالمین اور تمام مومنین پر اولیٰ بالتصرف ہیں یعنی اُن سے زیادہ اُن کی جانوں اور مالوں پر تصرف کا اختیار رکھتے ہیں۔ النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم کی آیت سے یہ مطلب بالکل واضح ہے۔ حضرتؐ کی اطاعت سب پر فرض ہے یعنی حضرتؐ مطاعِ مطلق ہیں یعنی کُل عالمین پر آپ کی

اطاعت واجب ہے۔ اولادِ آدمؑ سے کوئی فردِ بشر ایسا نہیں جس کی گردن میں حضرتؐ کا قلادہ اطاعت نہ ہو آنحضرتؐ عہدۂ جلیلہ خاتمیت پر بھی فائز ہیں یعنی آخری پیغمبر ہیں اور صاحبِ شریعت ہیں ایسی شرع کے کہ جو تاقیامِ قیامت منسوخ ہونے والی نہیں "حلالِ محمدؐ قیامت تک کے لیے حلال ہے اور حرامِ محمدؐ تاقیام قیامت حرام ہے۔

(۳) آنحضرتؐ کو کُل کائنات پر فضیلت دی گئی اور کُل پہ مصطفےٰ (یعنی برگزیدہ) کیا گیا خود ارشاد آنحضرتؐ ہے واصطفانی علی البریہ مجھے کل انسانوں پر برگزیدہ بنایا۔ کوئی فردِ بشر آپ سے افضل یا ہر حیثیت سے آپ کے برابر نہیں ہو سکتا آپ کو کل اولادِ آدمؑ کا سید و سردار قرار دیا گیا۔

(۴) خدائے تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو وحی کے متعدد طریقوں میں سے صرف بعض ہی طریقوں سے وحی کی لیکن آنحضرتؐ پر وحی کے کل اقسام نازل ہوا کئے۔ آنحضرتؐ کے اوصیاء پر منجانب رب العزت الہام ہوتا تھا اور وہ حضرات محدث تھے یعنی ملائکہ سے کلام کرتے تھے لیکن ان پر وحی نازل نہیں ہوتی تھی چنانچہ وفات رسالتمآبؐ کے وقت جناب امیر علیہ السلام نے جو خطبہ انشا فرمایا جو نہج البلاغہ میں موجود ہے اس میں صراحت فرمادی ہے کہ آپ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ (نہج البلاغہ حصہ اول ص۴۶۹)

(۵) حضرت رسالتمآبؐ نے سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی اور سے علوم حاصل نہیں کئے اور ائمۂ اطہارؑ کو جو آنحضرتؐ کے اوصیاء تھے تمام علوم حضرت سرورِ کائنات سے ملے چنانچہ معتبر احادیث سے جو متعدد طریقوں سے روایت کی گئی ہیں یہ امر ثابت و ہویدا ہے جن میں مشہور یہ ہیں۔ انا مدینۃ العلم و علی بابھا۔ علمنی رسول اللہ الف باب من العلم ینفتح من کل باب الف باب۔ مجھے رسول اللہؐ نے علم کے ہزار باب تعلیم کئے اور ہر باب سے مجھ پر ہزار باب کھلے۔ اور ارشاد حضرتؐ رسولؐ ہے۔ "میں خدا کا تربیت کردہ ہوں اور علیؑ میرے تربیت کردہ ہیں"
(حیات القلوب جلد ۲ باب ۸ ص ۱۲۱)

(۶) معراجِ جسمانی کی فضیلت بھی آنحضرتؐ ہی کے لیے مخصوص ہے جو متعدد مرتبہ آنحضرتؐ کو حاصل ہوئی۔ مقام قابَ قوسین او ادنیٰ تک پہنچنا پروردگارِ عالم کا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے لہجے میں تکلم کرنا (خدائے تعالیٰ چونکہ متکلم ہے اس میں قدرت ہے کہ جس لہجے میں چاہے کلام پیدا کرے لہذا اس نے ایسے لہجے میں کلام کیا جو اپنے محبوب کو پسند تھا) اس فضیلت میں بھی حضرت کا کوئی سہیم و شریک نہیں انبیاء ہوں یا اوصیاء۔

(۷) علم میں اور تمام کمالات میں اپنے اوصیاء پر سبقت رکھنا علوم اور کمالات کا حضرتؐ ہی کے ذریعے سے آپ کے اوصیاء میں منتقل ہونا (حسبِ ارشادِ نبوی "میں خدا کا تربیت کردہ ہوں اور علیؑ میرے تربیت کردہ ہیں)

(۸) آخرت میں سب سے بلند مقام رکھنا۔ مقامِ محمود کا حاصل ہونا۔ ہزار پایہ کے درجۂ وسیلے پر پہنچنا اور تاجِ کرامت و بادشاہی پہنے ہوئے سب سے اعلیٰ زینے پر رونق افروز ہونا اور جنابِ امیر المومنین علیہ السلام کا اسی درجے پر ایک زینہ نیچے آپ کا علم لوائے حمد لیے ہوئے کھڑا رہنا معتبر احادیث سے ثابت ہے۔ آنحضرتؐ صاحبِ لوائے حمد ہیں اور حضرت امیرؑ آخرت میں بھی آنحضرتؐ کے علمدار ہوں گے لوائے حمد کے حامل ہوں گے۔ جنابِ رسالتمآبؐ صاحبِ جنت و دوزخ اور مالکِ حوضِ کوثر ہوں گے اور جنابِ امیرؑ ان کی تقسیم کرنے والے اور ساقیٔ حوضِ کوثر۔

(۹) روزِ قیامت خود حضرت علی علیہ السلام نورِ رسالتمآبؐ سے متمسک ہوں گے۔ چنانچہ حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرتِ رسالتمآبؐ نے فرمایا اے علیؑ تم قیامت میں میرے نور سے توسل اختیار کرو گے اور میں خدا کے نور سے متوسل ہوں گا۔ تمہارے فرزند ان تمہارے نور سے (متوسل ہوں گے) اور تمہارے شیعہ تمہاری ذریت کے نور سے متوسل ہوں گے (حق الیقین مطبوعہ جعفری ص ۲۱۶)

ائمۂ اطہار پر حضرت رسالتمآبؐ کی فضیلت کے بارے میں ارشاداتِ اعاظمِ علماء و فتاویٰ مجتہدینِ شیعہ

۱۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ کے ارشادات: آنحضرتؐ کا تمام خلق سے افضل ہونا ضروریاتِ دینِ اسلام ہے۔
(تحقیق المتین اردو ترجمہ حق الیقین ص ۱۴)

۲- ضرور ہے کہ پیغمبر اپنی تمام اُمت سے افضل اور سبھوں سے اعلم ہو اس لیے کہ تفضیل مفضول ازروئے عقل کے قبیح ہے۔ (تحقیق المتین اردو ترجمہ حق الیقین ص۲۷)

۳- آنحضرتؐ تمام عرب وعجم اور تمام آدمیوں پر مبعوث تھے ایضاً بہ نص قرآن قوم جن پر بھی مبعوث تھے۔ حضرتؐ کا دین تمام پیغمبروں کے دینوں کا ناسخ ہے۔ حضرتؐ خاتم انبیاء ہیں اور حضرتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ آنحضرتؐ ملائکہ اور جن و انسان اور جمیع مخلوقات اور حضرت امیر المومنینؑ اور تمام ائمہ طاہرینؑ سے افضل ہیں بعض غالیوں کا یہ قول کہ حضرت امیرؑ حضرت رسولؐ سے افضل تھے یہ کفر ہے (تحقیق المتین ص۳۱)

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ کی جلالت قدر اور ان کے اعتقاد کے صحیح ہونے کا اقرار

مولانا سید آقا صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ کی زبانی۔ ۱- "واعظ صاحب نے اپنے پمفلٹ کے آخر میں پانچ عالم کے فتوے چھاپے ہیں میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ ان علماء نے خلاف عقائد علامہ مجلسی تحریر کیا ہو اور اگر بالفرض علماء نے تحریر بھی کیا ہے تو ہم ان علماء کو علامہ مجلسی سے بہتر نہیں سمجھتے۔ شان علامہ مجلسی کی نہایت جلیل ہے اور علم ان کا بہت زیادہ ہے۔" (رسالہ التنقید ص۲۱)

۲- پس جو شخص علامہ مجلسی کو گمراہ کہے کیا وہ خود گمراہ و بے دین نہیں ہے (رسالہ التنقید صفحہ ۲۸)

شیعی دنیا کے آج کے سب سے بڑے مجتہد جن کی تقلید تمام ایران، عراق، ہندوستان اور دنیائے شیعیت کے اکثر شیعہ فرماتے ہیں ان کے فتوے کا ترجمہ

اعلم العلماء الربانیین استاذ الفقہاء والمجتہدین آیۃ اللہ فی العالمین الذی انتہی الیہ ریاست الجعفریۃ آقا السید حسین الطباطبائی البروجردی مدظلہ العالی علی رؤس الانام اس مسئلے کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہیں "اس میں کوئی اشکال و تردد ہی نہیں کہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ ہر جہت سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے افضل ہیں اس مطلب میں اور اس

حدیث میں کوئی منافات نہیں جسے عبد اللہ ابن عباس اور دیگر راویوں نے روایت کیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک نور سے ہیں اس لیے کہ نور میں ایک دوسرے سے وحدت رکھنے سے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ رتبے میں مساوی ہوں"

ارشاد حضرت زین الدین شہید ثانی اعلی اللہ مقامہٗ در شرح لمعہ (جس کا اردو ترجمہ یہ ہے) ائمہؑ کی مساوات کا وہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ اس لیے نہیں ہو سکتا کہ آنحضرتؐ کئی فضائل میں ائمہؑ سے اختصاص رکھتے ہیں اور وہ فضائل ایسے ہیں جن کی وجہ سے ائمہؑ کی نسبت آنحضرتؐ کی طرف مثل نسبت غیر ائمہؑ ہے ائمہؑ کی طرف اس لیے کہ ائمہ علیہم السلام زمانہ رسولؐ میں منجملہ ان کی رعیت کے تھے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین شمس رشید تعصید ارمولانا سید کلب حسین المعروف بہ کبن صاحب قبلہ مدظلہ العالی مجتہد اعظم لکھنؤ

محض لفظی میں فرق ہونے سے یہ ماننا پڑے گا کہ درحقیقت ان دونوں حضرات میں کوئی فرق نہ تھا اور فرق نہ ہونے کی صورت میں ایک کو نبی بنادیا اور دوسرے کو تابع اور خلیفہ کرنا ترجیح بلا مرجح ہے اور فعل قبیح کی نسبت ذات باری کی طرف ممکن نہیں ہے امیر المومنینؑ کا قول ہے کہ علمنی رسول اللہ رسولؐ نے مجھ کو پڑھایا معلم افضل ہے اور شاگرد پست ہے یہ ہم بت شکنی علیؑ کا بار نبوت نہ اٹھا سکنا کمی کی دلیل ہے اسی طرح بیسیوں چیزیں اس وجہ سے عقیدہ حقہ یہ ہے کہ نبوت اور خصائص نبوت میں رسولؐ افضل تھے اور اس کے علاوہ دونوں مساوی تھے

حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی آقا شیخ محمد حسن نجفی مدظلہ العالی مجتہد اعظم بمبئی

اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ نبوت کے علاوہ حضرت رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ مساوی ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر کہے کہ معنی نبوت میں مساوی ہیں اور لفظ میں مساوی نہیں ہیں تو یہ غلط بلکہ ضروریات اسلام و مذہب کے خلاف ہے آیت محمدؐ رسول اللہ اور خاتم النبیین لفظاً اور معنی دونوں اعتبار سے حضرت محمدؐ ابن عبداللہ

کے لیے مخصوص ہے یعنی کمالات مخصوصہ نبوت میں کوئی دوسرا آنحضرتؐ کا سہیم و شریک نہیں ہے۔ جو درجہ آنحضرتؐ کے لیے ہے وہ حضرت علیؑ کے لیے نہیں ہے۔ حضرت علیؑ کا شمار رسول خدا کی امت میں ہے حضرت رسول خدا متبوع اور حضرت علیؑ تابع اور شاگرد اور تربیت یافتہ پیغمبر اکرم اور ان کے جانشین ہیں علمنی رسول اللہ الف باب من العلم خود حضرت علیؑ کا قول ہے۔ حضرت رسول خدا کا شہر علم و شہر حکمت ہونا اور حضرت علیؑ کا اس کا دروازہ ہونا مسلّم ہے پس حضرت علیؑ کو آنحضرتؐ سے وہی نسبت ہے جو پیغمبر نے فرمائی انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا نیز قول رسول اکرمؐ سے اوّل ما خلق اللہ نوری سے آپ کی اولیت اور افضلیت اور آپ کا تقدم ظاہر ہے البتہ بمقتضائے آیۂ مباہلہ حضرت علیؑ بمنزلہ نفس رسول ہیں لیکن اس سے رسول خدا کے مرتبہ خاص میں وحدت اور مساوات ظاہر نہیں ہوتی ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر باپ اپنے بیٹے کو بمنزلہ اپنے نفس کے کہے تو اس سے باپ بیٹے مرتبے میں مساوی نہیں کہے جا سکتے اسی طرح قول پیغمبر انا و علیؑ من نور واحد وحدت نوری پر دلالت کرتا ہے اس سے ہر امر میں پیغمبر اور علیؑ کی وحدت نہیں سمجھی جا سکتی یوں سمجھیے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اور حضرت آدمؑ خاک سے پیدا ہوئے تو کیا اس کہنے سے یہ شخص اور حضرت آدمؑ دراصل برابر ہو سکتے ہیں الخ

حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ فی العالمین مولانا محمد باقر صاحب قبلہ دام ظلہ مجتہد لکھنؤ

باتفاق کل اہل اسلام و اجماع فرقہ حقہ شیعہ و علمائے اعلام کے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہے کہ نبوت جناب رسالتمآبؐ پر ختم ہو گئی اور ائمہ نہ نبی تھے نہ رسول نہ ظاہراً نہ باطناً نہ رسول مستقل نہ غیر مستقل نہ نبی من جانب الحضرت تھے نہ نبی بہ واسطۂ رسول اور نیز یہ امر بھی ثابت ہے کہ جناب رسالتمآبؐ کل ائمہؑ اور کل اہل عالم سے افضل ہیں اور بعد جناب امیر علیہ السلام و کل ائمہ بعد جناب رسالتمآبؐ کل مخلوقات سے افضل و بہتر ہیں۔

مہر کا شہر لعبید ارعلامہ السید احمد المعروف بہ علامہ ہندی اعلی اللہ مقامہ مجتہد لکھنؤ۔ ائمہ ہدیٰ کو نبی کے برابر اور

افضل جاننا کفر ہے۔ حیات و ممات رسولؐ میں کوئی فرق نہیں ہے ہر عہد میں وہ جنابؑ اصل اور افضل ائمہ معصومین تھے۔

ہندوستان کے مفتی اعظم اعلم العلماء سرکار مفتی سید احمد علی دام ظلہ العالی کا فتویٰ۔ حضرات معصومین علیہم السلام کے مراتب عالیہ طاقت بشریہ کے احاطے سے خارج ہیں تاہم وہ نبی یا رسول ظاہری یا باطنی نہیں ہیں یہی اعتقاد تمام فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ تمام مسلمین کا ہے اور اس کے خلاف اعتقاد رکھنا دائرۂ اسلام سے خارج ہونا ہے اور حضرات ائمہؑ کا مساوی رسولؐ ہونا کسی دلیل سے ثابت نہیں چہ جائے کہ ضروری مذہب ہو۔

فتویٰ حضرت صدر العلماء مولانا سید غلام حسین صاحب قبلہ مجتہد حیدرآبادی اعلی اللہ مقامہ۔ جناب امیرؑ اور ائمہ معصومین نور و روح و طینت میں جو امور باطنہ سے ہے وحدت رکھتے تھے جیسا کہ زیارت جامعہ میں مذکور ہے۔ اِنَّ ارواحکم و نورکم و طینتکم واحدۃ۔ بہ تحقیق کہ روحیں تم سب کی اور طینت تم سب کی اور نور تم سب کا ایک ہے اور ظاہر ہے کہ زمانہ پیغمبرؐ خدا میں جناب امیرؑ تابع تھے اور پیغمبرؐ خدا متبوع اور پیغمبرؐ خدا افضل تھے اور جناب امیرؑ مفضول تھے اور جناب امیرؑ کو پیغمبرؐ خدا سے افضل جاننا کفر ہے۔ (رسالۃ التعقید ص۱۲)

استاذ العلماء الحیدرآبادیہ عالی مقدار الشیخ ابو القاسم صاحب مالک مطبع حیدری سرکار شریعتمدار آقائی شیخ محمد علی خراسانی مجتہد اعلی اللہ مقامہ

پس ہم کہتے ہیں کہ یہ انوار مقدسہ و اجسام مطہرہ احادیث طینت اور اخبار نور کے اعتبار سے تو ایک ہی مرتبے کے ہیں بہ حیثیت فضیلت شرف مرتبت کے ان دونوں کی اصل کا اعتبار کرتے ہوئے لیکن ذات اقدس جناب رسالتمآبؐ کو فضیلت حاصل ہے ان انوار پر ان دو جہتوں کے علاوہ دیگر جہات سے پس عہدۂ نبوت کی وجہ سے افضل ہیں، عہدۂ رسالت کی وجہ سے افضل ہیں، عہدۂ خاتمیت کی وجہ سے افضل ہیں، عہدۂ امامت و ولایت میں اصل کی حیثیت رکھنے کی وجہ سے افضل ہیں، مرتبۂ خاتمیت میں سبقت رکھنے کی وجہ سے افضل ہیں، اس لیے کہ کوئی علم حضرتؐ کے اوصیاء کو نہیں ملا اور نہ کسی علم کے عالم ہوئے مگر آنحضرتؐ ہی کے توسط سے اس اعتبار سے جناب امیرؑ نے فرمایا "انا عبد من عبید محمدؐ" (میں محمدؐ کے تابعداروں میں سے ایک تابعدار ہوں) اسی طرح ریاست حقہ الہیہ میں امیر اور مطاع (جس کی اطاعت کی جائے) ہونے کی حیثیت سے افضل ہیں اس جہت سے بھی افضل ہیں کہ یہ انوار خود کو اس نور عظیم اور منور کی عترت طاہرہ ہونے پر فخر و مباہات فرماتے تھے۔ ...... پس یہ لوگ (یعنی غلاۃ) اپنا ایک تخیلی اور وہمی اجتہاد کرتے ہیں مقابل اجماع اور نص صریح کے اس لیے کہ کل علمائے اسلام نے اس امر کی صراحت فرما دی ہے کہ حضرت خاتم انبیاء افضل ہیں جناب امیر المومنینؑ اور تمام اوصیاء سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا ہے سوائے ان لوگوں کے جو غالیوں کے زمرہ میں واقع ہوئے ہیں اور دین متین سے خارج کر دیئے گئے ہیں کہ ان کی باتیں بے حالی ہیں اور سننے کے لائق نہیں (ترجمہ عبارت انوار الابصار ص۱۳۱) تمت بالخیر

احادیث

بطورِ نمونہ چند احادیث معتبرہ کے صرف وہ حصے جو آنحضرتؐ فضیلت مطلقہ کو ثابت کرتے ہیں درج کیے گئے ہیں۔
پوری احادیث فضائل سرورِ کائناتؐ کے رسائل میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں۔

۱۔ جنابِ رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا یا علیؑ میں پیغمبری کے سبب سے تم پر فضیلت رکھتا ہوں کیونکہ کوئی پیغمبر میرے بعد نہیں ہے الخ (بحار جلد ہفتم ص۵۱۵) ۲۔ جنابِ رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا میں اولین اور آخرین کا سردار ہوں اور اے علیؑ تم میرے بعد تمام خلائق کے سردار ہو الخ۔ (بحار جلد ہفتم ص۳۷) ۳۔ جنابِ امیرالمومنینؑ نے فرمایا یقیناً رسولؐ نبی مرسل ہیں اور تمام خلق کے امام ہیں اور آپؐ کے بعد علیؑ خلق کے امام ہیں (بحار جلد ہفتم ص۳۸) ۴۔ جنابِ امیرالمومنینؑ نے فرمایا آنحضرتؐ ہمارے امام ہیں اپنی حیات میں بھی اور بعدِ وفات بھی (اعلام الوریٰ باب دفن النبی) ۵۔ جنابِ سید الساجدینؑ نے فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے مجھے امت میں قرار دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی (شمس الاعتقاد ص۲۹) ۶۔ ایک عالم یہود نے جب یہ پوچھا کہ کیا آپؑ نبی ہیں تو جنابِ امیرالمومنینؑ نے فرمایا انا عبد من عبید محمدؐ۔ محمدؐ کے تابعداروں میں سے ایک تابعدار ہوں۔ (اصول کافی اور انوار الابصار ص۴۷،۴۸) ۷۔ جنابِ رسالتمآبؐ نے فرمایا خدا نے مجھے اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت دی اور دنیا میں مجھے تمام اولادِ آدمؑ کا سردار قرار دیا الخ۔ (حیات القلوب جلد ۲ ص۱۳۵) ۸۔ جنابِ رسالتمآبؐ نے فرمایا میں خدا کی بہترین مخلوق ہوں الخ (حیات القلوب جلد ۲ ص۱۲۴) ۹۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا فضیلت مطلقہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے لیے ہے اور آپؐ جمیع خلق پر سبقت لے گئے ہیں آپؐ پر کوئی متنفس سبقت نہیں کر سکتا آپؐ کے بعد حضرت علیؑ سب پر مقدم ہیں۔ (بحار جلد نہم باب ما بین مناقب نفسہ القدسیہ) ۱۰۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا رسول خداؐ اگر کسی کو فضیلت نہ دو اس لیے کہ خدا نے آپؐ کو کل پر فضیلت دی ہے۔ (حیات القلوب جلد ۲ ص۱۲۵) ۱۱۔ حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام نے ارشاد فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو افضلیت ہے ان تمام پر جنہیں خدا نے خلق کیا اور درگاہِ خدا میں کوئی نہیں پہنچ سکتا سوائے حضرتؐ کے ذریعے کے۔ (حیات القلوب جلد ۲ ص۱۳۳) ۱۲۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضرت محمدؐ تمام اولادِ آدمؑ میں سب سے بہتر ہیں فرمایا قسم خدا کی حضرتؐ بہترین مخلوق ہیں۔ (حیات القلوب جلد ۲ ص۱۱) ۱۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے تحریر فرمایا حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور خاتم پیغمبران ہیں اور تمام عالمین میں سب سے بہتر ہیں (حق الیقین مطبوعہ جعفری ص۳۳۵) ۱۴۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ کہے کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں اور ان کو امام جانتا ہوں اگر وہ یہ کہے کہ میں حضرت رسولؐ کو دوست رکھتا ہوں حالانکہ حضرت رسولؐ حضرت علیؑ سے افضل و بہتر ہیں الخ (تحقیق المتین ترجمہ حق الیقین ص۳۰۷) ۱۵۔ مقامِ محمود اور وسیلے کے بارے میں حضرت رسالتمآبؐ کا ارشاد۔ میں علیؑ کو بالائے منبر طلب کروں گا وہ مجھ سے ایک درجہ پست تر استادہ ہوں گے میں لوائے حمد ان کے ہاتھ میں دوں گا الخ (تحقیق المتین ص۵۸۶) ۱۶۔ دعائے ندبہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد۔ وصلی علی محمد جدہ و رسولک السید الاکبر وعلی ابیہ السید الاصغر (فضائل حضرت حجتؑ کے سلسلے میں) خداوندا تو درود بھیج محمدؐ پر جو ان کے جد ہیں اور تیرے رسول ہیں اور سب سے بڑے سردار ہیں اور ان کے پدر عالی مقدار (حضرت علیؑ) پر جو چھوٹے سردار ہیں۔ (مفاتیح الجنان ص۵۳۸) ۱۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے فرمایا اے محمدؐ تم میرے حبیب اور خلیل ہو اور میرے برگزیدہ اور میری خلقت میں سب سے بہتر ہو اور ساری مخلوق میں تم مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو الخ (بحار جلد ہفتم ص۲۵۱) ۱۸۔ جنابِ امیرالمومنینؑ بروز قیامت اپنے درجے کو بیان فرماتے ہیں اور میں اس دن بڑے درجے پر ہوں گا وہ صرف جنابِ رسول خداؐ کے درجے سے کم ہوگا (اور سب سے اعلیٰ) (مقبول ترجمہ کا ضمیمہ ص۳۷) ۱۹۔ بت شکنی خانہ کعبہ کے واقعہ میں جنابِ امیرؑ نے یوں فرمایا جب حضرت رسولؐ میری پشت پر آئے تو میں ثقلِ رسالت اور جلالتِ نبوت کی وجہ سے حضرتؐ کو حرکت تک نہ دے سکا پس حضرتؐ نے تبسم فرمایا۔ نیچے آئے اور مجھے اپنے دوش پر سوار کیا۔ (حق الیقین ص۸) ۲۰۔ جنابِ امیرؑ نے ارشادِ حضرت رسولؐ کو بیان فرمایا۔ یا علیؑ میں جو سنتا ہوں تم بھی سنتے ہو اور میں جو دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو لیکن تم پیغمبر نہیں ہو وزیر ہو اور ہمیشہ خیر پر ہو۔ (نیرنگِ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص۲۲۳)

تقاریظ

۱۔ تقریظ حجۃ الاسلام والمسلمین عمدۃ العلماء سرکار شریعتمدار مولانا سید کلب حسین المعروف بہ کبن صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ھدنا لدینہ المبین ولم یجعلنا من الشاکین المرتابین ولا من القالین والغالین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین والائمۃ المعصومین اجمعین وعلی اھلبیتہ الغر المیامین اما بعد پس مخفی مباد کہ میں نے تالیف منیف یعنی رسالہ دعوتِ فکر و نظر مولفہ جناب مستطاب ڈاکٹر شجاعت علی بیگ صاحب دام فضلہ کو اول سے آخر تک دیکھا یقیناً ممدوح نے احقاق حق میں جو کوشش اس رسالۂ شریفہ میں کی ہے وہ قابل مدح و ستائش ہے۔ مذہب حقہ ہی کا نام صراطِ مستقیم ہے جو بہت باریک ہے جس کا معلوم کر لینا اور پھر اس راستہ پر قائم رہنا توفیقات الٰہیہ کے بغیر ناممکن ہے ابلیس پر تلبیس کا دعویٰ ہے لاقعدن لھم صراطک المستقیم۔ ایسے مضل و ضال کے وسوسوں سے حول و استعانت الٰہی کے بغیر محفوظ رہنا بہ مشکل ممکن ہے۔ اس ملعون نے کسی کو وحدت میں بھٹکایا کسی کو رسالت و خلافت میں اور جو ان تمام منزلوں سے ثبات قدم کے ساتھ گزر گیا اس کو ولایت و امامت میں غالی بنایا۔ اسی منزل غوایت سے روکنے کی سعی رسالہ دعوت فکر و نظر میں کی گئی ہے اور میری نظر میں سعی مشکور کہے جانے کی مستحق ہے خداوند عالم مومنین کو توفیق دے کہ وہ ہدایات آیات اور ارشادات احادیث سے استفادہ کر کے رسولؐ کی افضلیت اور ائمۂ معصومین کی فضیلت پر ثبات قلب کے ساتھ قائم رہیں اور محبت غال کی منزل سے کنارہ کش ہوں حنیفاً مسلماً کا حقیقی اور سیدھا جادہ اختیار کریں وما توفیقی الا باللہ۔

حررہ سید کلب حسین عفی عنہ ۱۴ صفر ۱۳۷۶ھ

۲۔ تقریظ حامی دین مبین عمدۃ الواعظین سرکار شریعتمدار مولانا سید آقا محسن صاحب قبلہ حیدرآبادی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ رسالۂ دعوتِ فکر و نظر مولفہ جناب ڈاکٹر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب زید عزہ و فضلہ کو میں نے دیکھا مطابق عقائد شیعہ اثنا عشریہ پایا کہ باستثناء نبوت و رسالت و مختصات جملہ ائمۂ طاہرین علیہم السلام مساوات رکھتے ہیں فقط

حررہ سید آقا محسن عفی عنہ ۲۱ صفر ۱۳۷۵ھ

۳۔ تقریظ۔ حجۃ الاسلام سرکار شریعتمدار مولانا سید زین العابدین صاحب قبلہ مدظلہ عظیم آبادی امام جماعت اثنا عشری

الحمد للہ کما ھو اھلہ و مستحقہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین وآلہ الطاہرین۔ جناب مولانا ڈاکٹر شجاعت علی بیگ صاحب زاد فضلہ و کرمہ کے رسالۂ دعوتِ فکر و نظر کے ہر ہر لفظ کو میں نے سنا اور بہ نظر تحقیق اس پر غور کرتا رہا

میرے عقائد کے لحاظ سے اس رسالے کا کوئی فقرہ خلاف مسلمہ عقائد حقہ شیعہ نہیں ہے۔ پورے رسالے کی بنا احقاق حق پر ہے جس کو صاحب موصوف نے بحدِ امکان ثابت کیا ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ خداوند کریم تمام مومنین کو اس راستے پر چلنے اور اس صحیح عقیدے سے متمسک ہونے کی توفیق عطا فرماوے۔

احقر العباد۔ سید زین العابدین ۱۱/۱۰/۵۵ء

۴۔ تقریظ حجۃ الاسلام سرکار شریعتمدار جناب آقا سید اسد اللہ موسوی رشتی نجفی۔ حیدرآبادی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی ھو حاکم بین العباد فیما کانوا فیہ یختلفون۔ نظر بہ کتاب فکر و نظر مولفہ برادر عزیز خودم ڈاکٹر شجاعت علی بیگ صاحب سلمہ اشھد باللہ مولف چیزی را فرگذاشت نکردہ است و مضامین ایشان مطابق شریعت مصطفویت والراد علیہ کالراد علی اللہ و علی الرسول و علی الامیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(اردو ترجمہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس خدا کا شکر ہے جو بندوں کے درمیان حکم فرماتا ہے ان چیزوں میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔ میرے برادرِ عزیز ڈاکٹر شجاعت علی بیگ صاحب سلمہ کی مؤلفہ کتاب دعوتِ فکر و نظر کے مطالعے کے بعد میں خدا کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ مؤلف نے (اس کتاب میں) کسی چیز کی فروگزاشت نہیں کی ہے (یعنی تمام مطلب ضروریہ کو بیان کر دیا ہے) ان کے (بیان کردہ) مضامین مطابق ہیں شریعتِ مصطفوی کے جو اسے رد کرے گویا اس نے رد کیا خدا اور رسولؐ کو اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو۔ . . . . . . سید اسد اللہ رشتی نجفی ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۵ء

ہندوستان کے علمائے اعلام و مجتہدین عظام کا فیصلہ مساوات (رسالہ شمس العقائد ص ۶۰)

مساوات کا عقیدہ ضروریاتِ مذہب میں داخل نہیں ہے لہٰذا جو شخص ان حضرات کی امامت کا معتقد ہو اور ان کے مراتبِ عالیہ کا اور افضلِ خلائق ہونے کا قائل ہو لیکن مساوات کا عقیدہ نہ رکھتا ہو وہ مذہبِ شیعہ سے خارج نہ ہوگا۔ اگر مساوات کا عقیدہ ضروری ہوتا تو جن احادیث میں عقائدِ حقہ ضروریہ کا ذکر کیا گیا ہے وہاں حضراتِ معصومینؑ یہ ذکر ترک نہ کرتے اور اس کی بھی تعلیم فرماتے حالانکہ ایسا نہیں ہوا بخلاف اس کے ایک سوال کے جواب میں یہ فرمایا تھا لا یحل لک ان تسئل ھذا۔ بہر طور مساوات کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جن امور میں جنابِ امیرؑ مساوی رسولؐ ہیں ان میں جناب رسالتمآبؐ کو جنابِ امیرؑ پر کسی قسم کی فضیلت نہیں ہے اور مرتبہ اور درجہ بھی دونوں بزرگواروں کا بالکل مساوی ہے ایسا عقیدہ ہرگز درست نہیں ہے اور مساواتِ مطلقہ کا قول تو حتماً غلط اور باطل ہے۔ علمائے اعلام نے مبحثِ امامت میں آیۂ مباہلہ اور لفظِ انفسنا سے استدلال کیا ہے اور اس میں لفظ مساوی کا استعمال کیا ہے وہاں مساوات سے یہ مراد ہے کہ جو فضائل و کمالات موجبِ استحقاقِ خلافت ہیں مثلاً علم و عصمت وغیرہ اور افضلِ خلق ہونے کے ان میں جنابِ امیرؑ اور جنابِ رسالتمآبؐ میں اشتراک و اتحاد حاصل تھا مساوات من جمیع الجہات مقصود نہیں ہے اور یہ امر واضح ہے کہ اشتراک فی الفضائل سے مساوات فی المرتبہ لازم نہیں آتی اور ہر جگہ مساوات سے مساوات فی المرتبہ مراد لینا درست نہیں۔ نبوت و وصایت کا خود فرق واضح ہے جو کسی طرح قابلِ انکار نہیں ہے۔ دستخط نجم الملۃ۔ باقر العلوم۔ سید آقا حسن۔ محمد ہادی رضوی۔ سید ابو الحسن رضوی۔ ابو الحسن نقوی۔ مفتی سید محمد علی۔ مفتی سید احمد علی۔ سید سبط نبی۔ سید مرتضیٰ حسین۔ سید ابن حسن۔ محمد اعجاز حسن۔